مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

برائی کرنے والے رشتہ دار کے ساتھ بھی اچھائی کرنا ضروری ہے
قسم صرف ''اللہ'' کی کھائی جائے گی

(درسِ حدیث نمبر۲۰ ۶ رصفر المظفر ۱۴۰۲ھ/۴ردسمبر ۱۹۸۱ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جناب رسول اللہ ﷺ نے رہن سہن کے مسائل، آپس کی معاشرت کی باتیں یہ سب بتلائی ہیں ایک صحابی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ مسئلہ پوچھا کہ میرا چچازاد بھائی ہے میں اس کے پاس جاتا ہوں (مانگتا ہوں تو) مجھے وہ کچھ دیتا ہی نہیں اور تعلق رکھنا جسے کہتے ہیں، وہ بھی نہیں رکھتا، صلہ رحمی بھی نہیں کہ جیسے میں اس کا رشتہ دار ہوں بھائی ہوں تو میری طرف اس کی کوئی توجہ ہو، کوئی تعلق ہو اسے میرے سے، ایسی بھی بات نہیں ہے !

اور ایسا بہت ہوتا ہے دوستوں کے ساتھ دوستی چلتی رہتی ہے اور رشتے داروں سے رشتے داری نہیں نبھائی جاتی وہ سخت ہو جاتے ہیں ! تو انہوں نے یہ بتایا کہ ایک دور ایسا تھا کہ اس نے میرے ساتھ یہ معاملہ رکھا، وہ دور گزر گیا ! تو پھر یہ ہو گیا کہ میرے حالات اچھے ہو گئے وہ ضرورت مند ہو گیا وہ میرے پاس آتا ہے مجھ سے مانگتا ہے، میں نے یہ قسم کھالی تھی کہ اَنْ لَّا اُعْطِیَہٗ وَلَا اَصِلَہٗ کہ جیسے اس نے مجھے نہیں دیا تھا اسے بھی میں ایک کوڑی نہیں دوں گا چاہے کتنا بھی یہ مانگتا رہے

اور چاہے کتنا بھی ضرورت مند ہو اور نہ میں اس کے پاس جاؤں گا وَلَا اَصِلُهٗ اس سے صلہ رحمی یعنی رشتہ قائم رکھنا، جانا آنا وہ بھی میں نہیں کروں گا ! یہ میں نے قسم کھالی ہے تو میں کیا کروں اب ؟

اب وہ میرے پاس آتا ہے تو دو ہی صورتیں ہیں یا تو میں اپنی قسم پر قائم رہوں یا یہ ہے کہ میں اپنی قسم توڑوں ؟ تو اشکال یہ تھا کہ ایک طرف قسم کھا چکا ہوں دوسری طرف وہ آتا ہے تو قسم کھائی ہے غصہ میں لیکن جب دوسرا بھائی آتا ہے اور وہ ضرورت اپنی ظاہر کرتا ہے تو دل میں نرمی بھی آتی ضرور ہے تو اس اشکال میں یہ مبتلا ہوئے تو حاضر خدمت ہوئے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اب یہ ایک معاملہ ہے گھریلو جیسے ہوتا ہے، تنازعہ نجی قسم کا، اس میں ہماری گورنمنٹ میں کوئی قانون نہیں ہے کہ کیا کیا جائے ؟ ! اَور کسی مذہب میں شاید ایسی مثال ہو، مذہبوں میں تو بہت ہی کم چیزیں ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قائم رکھا ہے اور رہے گا اور اس پر عمل کرنے والے بھی رہیں گے، تو بہت سے لوگ آپ ایسے دیکھیں گے جن کے سامنے اپنی آخرت ہے وہ پوچھتے ہیں آکر مسئلہ اور وہ اس پر چلتے ہیں ! اور اگر نہیں آتا تو اور کہیں سن لیتے ہیں تو اس پر عمل بھی کرتے ہیں اس واسطے دین آج تک زندہ بھی ہے شکلاً بھی، عملاً بھی زندہ ملے گا مگر افراد میں ! حکومت اگر ہو جائے صحیح طرح تو پھر بہت لوگ مل جائیں گے اور اگر حکومت نہیں ہے تو افراد ہیں ضرور، اسلام بہر حال زندہ ہے نمونے اس کے زندہ ہیں اور ایسے ایسے لوگ ملتے ہیں بالکل دنیا دار مگر اندر سے وہ دیندار ہوتے چلے جاتے ہیں، دین کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں، دنیا چھوڑ دی سب ! !

قسم توڑ کر رشتہ دار کے ساتھ حسنِ سلوک کرو :

تو دریافت کیا کہ میں کیا کروں ؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بہتر ہے جس میں ثواب ہے وہی کام کرو اور قسم ٹوٹتی ہے تو توڑ دو ! کیونکہ قسم توڑنے کے بعد جو سزا ہوتی ہے وہ اللہ نے بتا رکھی ہے اور وہ اسی لیے بتائی ہے کہ کبھی کبھی ضرورت پڑ جاتی ہے قسم توڑنے کی اور ضرورت جہاں پڑتی ہے وہ یہی جگہ ہے ایسے کہ غلط قسم کھا بیٹھا ہے بعد میں اس سے پچھتا رہا ہے، انسان ہے، تو اللہ تعالیٰ نے وہی طریقہ بتلایا ! !

صرف ''اللہ'' کی قسم :

تو اور چیزوں کی تو قسم ہوتی بھی نہیں، جان کی قسم اور فلاں کی قسم اور یہ اور وہ، یہ تو منع ہی ہے، اس میں دو خرابیاں ہیں ایک تو یہ کہ غیر اللہ کا نام قسم میں لینا منع کیا گیا ہے کہ اللہ کے سوا باقی کسی کی قسم نہ لی جائے (کسی اور کا) نام نہ لیا جائے اور جو ایسے جملے ہیں انہیں کہا جائے گا کہ تاکید کے لیے ہیں، میری جان کی قسم اور فلاں کی قسم اور تمہاری جان کی قسم یہ تاکید کے لیے ہیں ! اس سے فائدہ اتنا ہی حاصل ہوگا کہ تاکید ہوگئی اور مضمون میں زور پیدا ہوگیا اس کے علاوہ کوئی فائدہ اس میں نہیں ہے وہ قسم نہیں کہلائے گی ! قسم وہی کہلائے گی جو خدا کا نام لے کر ہو تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّ اُكَفِّرَ عَنْ یَّمِیْنِیْ [1] قسم کا تو دو کفارہ اور جو قاعدہ اور جو نیکی اللہ نے بتلائی ہے وہ کرو ! اس میں کفارہ جو ہے وہ اس گناہ کا کفارہ ہوگیا جو قسم توڑنے کا گناہ ہوا تھا اور اس کا (طریقہ) اللہ نے بتلا دیا کہ یہ کفارہ ہے !

قسم کا کفارہ کیا ہے اور کیوں دیا جاتا ہے ؟

قسم توڑی تو گویا اللہ کے نام کی ایک طرح کی بے حرمتی سی ہوئی مگر یہ بے حرمتی خدا کے حکم کے تحت ہوئی کہ اللہ نے بتلایا نیکی کرو، برائی پر قائم نہ رہو ! اس حکم کے تحت یہ بے حرمتی کرنی پڑی اسے تو اس بے حرمتی کو بے حرمتی نہیں کہا جائے گا اور اس بے احتیاطی کو یا زبان کی سبقت کو یا انسانی جذبات کی وجہ سے غلبے میں آکر بات کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ایک طرح کا قابلِ سزا گناہ بتایا ! ! سزا اس کی یہ ہے کہ وہ کفارہ دے ! وہ کفارہ بھی خدا ہی کے نام کا ہوگا ! قسم بھی خدا ہی کے نام کی تھی تو جو کفارہ دے گا وہ بھی خدا ہی کے لیے کرے گا ! اور اگر بالکل پیسے نہیں ہیں کچھ بھی نہیں ہے تو کفارہ پھر اس طرح کرے گا کہ اپنی جان (خرچ کرے گا یعنی) روزے رکھے گا ! یہ کفارہ ہوگا اس کا بہر حال، یا یہ ہے کہ وہ کسی (بھی) وقت دے دے کچھ (یا کسی بھی وقت) دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے !

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب العتق باب الایمان و النذور رقم الحدیث ۳٤۲۵

نبی علیہ السلام اور ابوبکرؓ نے بھی کفارہ دیا :

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بھی ایسا قصہ گزرا ہے ! خود جناب رسول اللہ ﷺ کا بھی ایسا قصہ گزرا ہے ! حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے مانگا کہ ہمیں سواری چاہیے ! مزاج مبارک پر اس وقت کوئی خفگی تھی، فرمایا میں نہیں دوں گا سواری اور وَاللّٰہِ لَا اَحْمِلُکُمْ فرمایا ! تو یہ چلے گئے ! تھوڑی دیر بعد آدمی آیا بلانے کہ آؤ اور لے لو یہ، اس وقت تھے نہیں پھر کہیں سے جانور آگئے، آپ نے بلالیا لو لے جاؤ ! اب حضرت ابوموسیٰؓ لے آئے، یہ نہیں کہا کہ آپ نے تو حضرت یہ فرمایا تھا (بے ادبی سمجھی بات کرنی) پھر آکر سوچتے رہے کہ کیا بات ہوئی ہے وجہ کیا تھی قسماً فرمایا تھا اور پھر ہمیں دے دی ؟ ! اگر یہ بات ایسے ہوئی ہے کہ کسی طرح سے غفلت ہوگئی ہے اگر ہم نے آپ کی غفلت سے فائدہ اُٹھایا تو ہمیں نقصان ہوگا اس واسطے انہوں نے ہمت کی اور پھر آکر عرض کیا کہ ہم پہلے حاضر ہوئے تھے تو جناب نے یہ فرمایا تھا اور وَاللّٰہِ فرمادیا تھا ! خدا کی قسم اور پھر تھوڑی دیر بعد طلب فرمایا اور پھر یہ دے دیا تو اس میں ممکن ہے کہ کوئی اپنا مسئلہ حل کرنے کے لیے ہی پوچھی ہو انہوں نے یہ بات کہ ایسی صورت میں کیا مسئلہ ہوتا ہے ؟

نبی پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا، ایک وجہ :

کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو صاحبِ شریعت تھے، صاحبِ شریعت پر اعتراض نہیں ہوسکتا مسئلہ پوچھا جاسکتا ہے ! جو شریعت خدا کی پہنچا رہے ہیں ان پر اعتراض تو کیا ہی نہیں جاسکتا کہ یہ آپ نے کیوں کیا ؟ پوچھا جاسکتا ہے کہ ایسے کیوں ہوا ہے اس کی وجہ کیا ہے یعنی حکم بدل گیا ہے یا کیا ہوا ہے ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی میں قسم کھالیتا ہوں اور اس کے بعد مجھے دوسری چیز میں بہتری نظر آتی ہے تو جس میں بہتری ہو وہ میں اختیار کرلیتا ہوں اور قسم کا کفارہ دیتا ہوں[1]

---

[1] صحیح البخاری کتاب کفارات الایمان رقم الحدیث ٦٧٢١

تو جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی ایسے ہوا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہوا ! [1]
یہ وہ چیزیں ہیں جو انسان کی زندگی میں گھریلو معاملات میں رشتے داریوں میں پیش آتی رہتی ہیں اور ہر جگہ پیش آتی رہتی ہیں۔ ان کے مسائل اور ذرا ذرا سی بات تمام چیزیں موجود ہیں !

اللہ تعالیٰ ہمیں علم دے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین اختتامی دعا....(مطبوعہ ماہنامہ انوار مدینہ نومبر ۱۹۹۴ء)

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے ان کے واجبات موصول نہیں ہوئے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرمادیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے ! (ادارہ)

---

[1] صحیح البخاری کتاب الایمان و النذور رقم الحدیث ٦٦٢١